مذهب شیعه کی پیدائش ، آغاز اور اس کی کیفیت

<"xml encoding="UTF-8?>

تاریخی اعتبار سے مذهب شیعه کے ماننے والے کو سب سے پهلے حضرت علی(ع) کا شیعه یا پیرو کار کها گیا هے۔ مذهب شیعه کی پیدائش یا آغاز کا زمانه وه زمانه هے جب پیغمبر اکرم (ص)اس دنیا میں موجود تھے ۔ پیغمبر اکرم کی ولادت سے لے کر۲۳ ساله زمانۂ بعثت تک اور تحریک اسلام کی ترقی کے دوران بهت سے ایسے اسباب و واقعات رونما هوئے جن کے نتیجے میں خود رسول خدا (ص) کے اصحاب میں ایک ایسی جماعت کا پیدا هونا ناگزیر اور لازمی هوگیا تها ۔مندرجه ذیل امور اس امر کی توثیق کرتے هیں [1]

(۱)رسو ل خدا کو اپنی بعثت کے اوائل میں هی قرآن مجید کی آیت کے مطابق حکم ملا که اپنے خویش و اقارب کو اپنے دین کی طرف بلائیں ۔ لهذا آپ نے واضح طور پر ان لوگوں سے فرمایا که جو شخص تم میں سب سے پهلے میری دعوت کو قبول کرے گا وهی میرا وصی ، وزیر او ر جانشین هوگا ۔ حضرت علی(ع) نے سب سے پهلے اسلام قبول کیا اور پیغمبر اکرم (ص) نے بهی ان کے ایمان کو تسلیم کرلیا اور اپنے وعده کو پورا کیا ۔
فطری طورپریه بات محال هے که ایک تحریک کا قائداور رهبر اپنی تحریک کے آغاز میں اپنے قرابت داروں اور ۔ دوستوں میں سے ایک شخص کو اپنے وزیر ، جانشین یا نائب کے طور پر دوسروںکے سامنے پیش کرے لیکن اپنے فداکاراور جاں نثار اصحاب اور دوستوں سے اس کا تعارف نه کرائے یا اسکی صرف وزارت اورجانشینی کو خود بهی قبول کرے اوردوسروں سے بهی قبول کرائے لیکن اپنی دعوت اور تحریک کے پورے عرصے میں اس کو وزارت اور جانشینی کے فرائض سے معزول رکھے اور اسکی جانشینی کو نظر انداز کرتے هوئے اس کے اور دوسروں کے درمیان کوئی فرق روانه رکھے ۔

(۲)پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله وسلم نے کئی مستفیض اور متواتر روایات جو شیعه اور سنی دونوں ذرائع سے هم تک پهنچی هیں، کے ذریعے واضح طور پر فرمایا هے که حضرت علی علیه السلام اپنے قول و فعل میں خطا اور گناه سے پاک هیں ، وه جو کچھ بهی کهتے هیں یا جوکام بهی انجام دیتے هیں وه دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے ساتھ مطابقت رکھتا هے نیز وه اسلامی معارف کے بارے میں سب سے زیاده جانتے هیں ۔

(۳)حضرت علی علیه السلام نے بهت گراں بہا خدمات انجام دیں اور بے اندازه فداکاریاں کیں مثلاً هجرت کی رات دشمنوں کے نرغے میں پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله وسلم کے بستر مبارک پر سوئے۔ بدر ، احد ، خندق اور خیبرکی جنگوں میں اسلام کوحاصل هونے والی فتوحات آپ هی کے ایثار کانتیجه تهیں اگر ان میں سے ایک معرکے میں بهی علی علیه السلام موجود نه هوتے تو دشمنان حق کے هاتهوں اسلام اور اهل اسلام کی بیخ کنی هوجاتی ۔ [2]

(۴)غدیر خم کا واقعہ جس میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کواپنے جانشین کے طور پرمسلمانوں کے سامنے پیش کیا اور ان کو اپنا وصی بنایا ۔ [3]

ظاھر ھے کہ ان خصوصی امتیازات اورفضائل [4]کے علاوہ جو سب افراد کے لئے قابل قبول تھے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بے اندازہ محبت [5]نے فطری طور پر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک بڑی تعداد کوان کی فضیلت اور حقیقت کاشیفتہ بنادیا تھا ۔ یھی وجہ تھی کہ انھوں نے حضرت علی علیہ السلام کومنتخب کیا اور ان کے گرد جمع ھوگئے اوران کی پیروی اور اطاعت شروع کردی یھاں تک کہ بعض لوگوں نے اس پسندیدگی کی وجہ سے آپ سے حسدبھی کرنا شروع کردیا اورآپ کے دشمن ھو گئے ۔

ان سب کے علاوہ شیعۂ علی(ع) اور شیعۂ اھلبیت(ع) کالفظ پیغمبر اکرم (ص)کی احادیث میں بھت زیادہ نظر آتا ھے ۔

حوالہ :

۱۔ تاریخ طبری ج/۲ ص / ٦٣ ، تاریخ ابو الفداء ج/ ۱ ص / ۱۱٦ ، البدایہ و النھایہ ج/ ۳ ص / ۳۹ ، غاية المرام ص / ۳۲۰

۲۔ مختلف تواریخ اور جامع کتب احادیث

۳۔ حدیث غدیر خم شیعہ اور اہلسنت کے درمیان مسلمہ احادیث میں سے ہے اور ایک سو سے زیادہ اصحاب نے اسنا د اور مختلف عبارات کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے اور عام و خاص کتابوں میں لکھی ہوئی ہے ۔ تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب غاية المرام ص /۷۹ ،اور طبقات جلد غدیر اور کتاب الغدیر

۴۔ تاریخ یعقوبی طبع نجف ج/ ۲ ص / ۱۳۷ ۔۱۴۰ ، تاریخ ابو الفداء ج/ ۱ ص / ۱۵٦ ، صحیح بخاری ج / ۴ ص /۱۰۷ ، مروج الذہب ج/ ۲ ص /۴۳۷ ، تاریخ ابی الحدید ج/ ۱ ص ۱۲۷ ۔۱٦۱

۵۔ صحیح مسلم ج / ۱۵ ص / ۱۷٦ ، صحیح بخاری ج / ۴ ص / ۲۰۷ ، مروج الذہب ج/ ۲ ص ۲۳ ۔۴۳۷ ، تاریخ ابو الفداء ج/ ۱ ص / ۱۲۷ ۔۱۸۱